43480- مسلمان عورت کا اپنے کافر اور کافرہ عورت کے سامنے چہرہ وغیرہ ظاہر کرنا

سوال

کیا میرے لیے اپنے کافر سسر کے سامنے چہرہ ننگا کرکے آنا اور اس سے میل جو کرنا جائز ہے ؟
اور میری ساس کے متعلق کیا حکم ہے، کیا میں ساس کے سامنے اپنا پردہ اتار سکتی ہوں ؟
اور اسی طرح میری یہ بھی گزارش ہے کہ میں ان کے ساتھ معاملات کس طرح کروں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان عورت کے لیے اپنے محرم مردوں، اور کفار محرم مردوں کے ساتھ اختلاط میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ اس وقت ہے جب فتنہ کا خدشہ نہ ہو، اور اسی طرح اپنی کافر اور اجنبی عورتوں سے جن کے ساتھ اختلاط کی ضرورت ہو ان کے ساتھ بھی اختلاط میں کوئی حرج نہیں مثلا : ساس وغیرہ.

مسلمان عورت پر واجب ہوتا ہے کہ وہ انہیں اچھے اور بہتر انداز میں دعوت دے، اور یہ ان اخلاق حسنہ کا اظہار کرکے ہونا چاہیے جس کی طرف شریعت اسلامیہ دعوت دیتی ہے کہ اچھی کلام، اور بہتر افعال سرانجام دے کر، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے اسلامی احکام کا التزام بھی کرنا چاہیے مثلا سلام کرنے میں ابتداء کرے، اور ان کے ساتھ دلی محبت نہ رکھے.

رہا ان کفار محرم مردوں اور عورتوں کے سامنے لباس کا مسئلہ تو مسلمان عورت کے لیے اپنے محرم مردوں اور عورتوں کے سامنے ان اعضاء کو ننگا کرنا جائز ہے جو اہل شرع و ادب کے ہاں عادتا معروف ہیں مثلا : چہرہ اور سر، اور گردن اور بازو، اور پنڈلی کا کچھ حصہ.

اور چاہے عورتیں اور محرم مرد مسلمان ہوں یا کفار ان میں حکم مختلف ہے.

کسی بھی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کے سامنے چھوٹا اور شاٹ، اور باریک لباس پہنے، اور نہ ہی وہ ان کے سامنے تنگ لباس پہن سکتی ہے جو اس کے جسم کا حجم واضح کرتا ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

" عورت کو عزت و وقار اور حشمت اختیار کرتے ہوئے شرم و حیاء اختیار کرنی چاہیے، چاہے اس کی جانب دیکھنے والی عورتیں ہی ہوں، اور وہ ان عورتوں کے سامنے بھی وہی اعضاء ظاہر کرے جو عادتا ظاہر ہوتے ہیں اور جس کی ضرورت ہوتی ہے، مثلا (وہ لباس جو گھر میں کام کاج کے وقت پہنا جاتا ہے " پہن کر چہرہ اور ہاتھ اور دونوں قدم وغیرہ ننگے کرکے نکلنا، یہ اس کے لیے زیادہ ستر اور پردہ کا باعث ہے، اور شک والی جگہوں سے زیادہ دور ہے "

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17/288–289).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور دیکھنے میں عورت کے محرم اسی طرح ہیں جس طرح عورت کا عورت کی طرف دیکھنا ہے، دوسرے معنوں میں یہ کہ عورت کے لیے اپنے محرم کے سامنے وہی کچھ ظاہر کرنا جائز ہے جو وہ کسی عورت کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے، وہ اپنا سر، گردن، اور پاؤں، اور ہتھیلی، اور بازو، پنڈلی وغیرہ ظاہر کر سکتی ہے، لیکن وہ اپنا لباس مختصر اور چھوٹا نہیں کر سکتی"

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن عثیمین (12/276-277).

آپ سوال نمبر (12371) اور (6569) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں، ان میں عورتوں کا اپنے محرم مردوں اور عورتوں کے سامنے کیا کچھ ظاہر کرنا صحیح ہے، اس کے متعلق اہل علم کی زیادہ وضاحت بیان ہوئی ہے اور دلائل بیان ہوئے ہیں.

دوم:

کچھ علماء کرام مسلمان اور کافرہ عورت کے مابین فرق کرتے ہیں، اس لیے انہوں نے کافرہ عورت کے سامنے پردہ اتارنا منع کیا ہے، لیکن یہ قول مرجوح ہے، اور راجح قول وہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، کیونکہ یہودی عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا وغیرہ دوسری صحابیات کے پاس آیا کرتی تھیں، اور ان میں سے کسی کے متعلق بھی یہ منقول نہیں کہ انہوں نے ان عورتوں سے پردہ کیا ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا کافرہ عورت سے پردہ کرنا واجب ہے، یا کہ اس کے ساتھ بھی مسلمان عورت جیسا معاملہ ہی کیا جائے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"اس میں اہل علم کے دو قول ہیں:

اور راجح یہی ہے کہ واجب نہیں؛ کیونکہ ازواج مطہرات سے یہ منقول نہیں ہے، اور نہ ہی ان کے علاوہ دوسری صحابیات سے جبکہ وہ مدینہ میں یہودی اور دوسری بت پرست عورتوں کے ساتھ اکٹھی ہوتی تھیں، اور اگر ایسا ہوتا تو یہ بھی منقول ہوتا، جس طرح کہ اس سے بھی چھوٹی چھوٹی چیز منقول ہوئی ہے.

اور ان کا کہنا ہے:

مسلمان یا کافرہ عورت کے سامنے مسلمان عورت کا چہرہ ننگا کرنے میں کوئی مانع نہیں؛ کیونکہ انہیں تو صرف غیر محرم مردوں سے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم دیا گیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور وہ عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر لٹکا کر رکھیں، اور وہ اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے خسر کے، یا اپنے لڑکوں کے، یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل کی عورتوں کے ....} النور (31).

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے چہروں پر چادریں لٹکانے کا حکم دیا ہے کہ وہ آیت میں مذکور محرم مردوں کے علاوہ باقی سب مردوں سے اپنا چہرہ چھپا کر رکھیں، یا پھر جن مردوں اور ان عورتوں کے درمیان رضاعت ہے جس سے عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے، جیسا کہ دوسری آیت میں اسکا بیان ہوا ہے.

اوراس آیت میں عورتوں سے مراد سب مسلمان اور غیر مسلم عورتیں ہیں.

واللہ تعالی اعلم"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17/287–288).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا :

کیا مسلمان عورت غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال ننگے کر سکتی ہے، اور خاص کر وہ کافرہ عورت مسلمان عورت کا اپنے رشتہ دار غیر مسلم مردوں کے سامنے وصف بیان کرتی ہو؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"یہ معاملہ علماء کرام کے درج ذیل آیت کی تفسیر میں اختلاف پر مبنی ہے :

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور آپ مومن عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی ظاہری زینت کے علاوہ کچھ بھی ظاہر نہ کریں، اور وہ عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر لٹکا کر رکھیں اور وہ اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے خسر کے، یا اپنے لڑکوں کے، یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل کی عورتوں کے .... }.النور (31).

اوراس آیت میں "نسائھن" کی تفسیر میں علماء کرام کا اختلاف ہے کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ اس سے جنس مراد ہے، یعنی عمومی طور پر جنس عورت مراد ہے.

اور کچھ علماء کا کہنا ہے کہ : اس ضمیر سے مقصود وصف ہے؛ یعنی صرف مومن عورتیں مراد ہیں.

تو پہلے قول کی بنا پر مسلمان عورت کے لیے غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال ننگے کرنے جائز ہیں.

اور دوسرے قول کے مطابق جائز نہیں.

اور ہم پہلے قول کی طرف مائل ہیں، اور اقرب الی الصواب بھی یہی ہے؛ کیونکہ عورت کا عورت کے ساتھ کوئی فرق نہیں کہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، یہ تو اس صورت میں ہے جب فتنہ کا ڈر نہ ہو.

لیکن اگر فتنہ کا خدشہ ہو کہ عورت اپنے رشتہ دار مردوں کے سامنے جا کر اس عورت کے اوصاف اور اس کے جسم کا حجم وغیرہ بیان کرتی ہو تو پھر اس وقت اس فتنہ سے بچنا ضروری ہے، چنانچہ عورت اپنے جسم کی کوئی چیز بھی ظاہر نہ کرے، مثلا : ٹانگیں، یا بال دوسری عورت کے سامنے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر.

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب صلاح الدین محمود صفحہ نمبر (605).

واللہ اعلم.